بنادیا جاتا تھا معلوم ہے آج وہ ہی امریکہ صدام حسین کے لئے کسی دشمن سے زیادہ وبال جان یا دردسر بنے ہوئے ہیں۔ ان کے دشمن ان کا جو نہ بگاڑ سکے وہ ان کے احسان پر کیا قہر ڈھاتے ہیں صدام حسین شاید یہ ہی سوچ سوچ کر کانپ رہے ہوں گے! سچ ہے کہ زر زن زمین پر سچے ہیں۔ جو انسان کے پاس جب نہیں ہوتے تو ان کو پانے کے لئے وہ کیا کچھ نہیں کرتا ہے ہر طرح کے جائز و ناجائز ہتھکنڈوں سے انہیں حاصل کر ڈالتا ہے اور جب وہ حاصل ہو جاتے ہیں تو پھر وہ اس کے گلے کا پھندہ بن جاتے ہیں جس سے وہ پھر نکلنا بھی چاہے گا تو نہیں نکل سکتا ہے۔

اور ابھی لوگ عراق کے صدام حسین کے دامادوں اور ایک بیٹے کی بے وفائی کے ہی قصوں کو چٹخارے لے لے کر پڑھ رہے تھے کہ ہندوستان کے صوبہ آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این ٹی آر کے دامادوں اور ایک بڑے بیٹے کی بے وفائی اور کھلم کھلا ان سے بغاوت کی خبر پڑھ کر حیران و ششدر رہ گئے۔ این ٹی آر جو آندھرا پردیش کے آہنی وزیر اعلیٰ کے طور پر جانے جاتے تھے اور جن کے بارے میں کچھ لوگ مستقبل کا وزیر اعظم بھی انہیں کہنے لگے تھے اور جو راشٹریہ مورچہ کے بھی صدر ہیں۔ اپنی عمر کے سترویں سال میں ایک ۳۴، ۳۵ سال کی شادی شدہ عورت سے شادی کر بیٹھے۔ وہ عورت جو ان کی بیماری میں ان کی زندگی کے حالات پر ریسرچ کر رہی تھی ریسرچ کرتے کرتے وہ این ٹی راما راؤ کی زندگی کی شریک ہی بن گئی۔ جس پر ان کے خاندان میں تہلکہ مچ گیا، لیکن کسی طرح یہ بات عوام الناس میں تشہیر نہ ہو سکی۔ اندر ہی اندر لاوا پکتا رہا۔ اسی اثنا میں آندھرا پردیش میں صوبائی اسمبلی کا انتخاب ہوا اور اس میں این ٹی آر کی قیادت میں ان کی تیلگو دیشم پارٹی نے زبردست اکثریت حاصل کر لی۔ این ٹی آر وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے ان کی نئی دلہن ان کے ساتھ ہر معاملہ میں شریک رہیں۔ جس کو ان کے داماد اور بیٹے برداشت نہیں کر سکے۔ اور تقریباً آٹھ نو مہینے ہی گزر رہے تھے انہیں وزیر اعلیٰ ہوئے کہ ان کے دونوں دامادوں اور بڑے بیٹے نے اپنے خسر اور باپ کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ اور اسمبلی میں اپنی اکثریت ظاہر کر کے این ٹی آر کو وزارت اعلیٰ کی کرسی سے محروم کر دیا۔ اب داماد اور بیٹے کے خسر باپ سے

اس عاشقی میں عزت سادات بھی گئی
پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں